الفضل
ایڈیٹر غلام نبی
قادیان دارالامان
THE DAILY ALFAZL QADIAN.
جلد ۲۷ | مورخہ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۵ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۵۳

حیدر آباد دکن اور احرار

احرار کی ساری زندگی اس المناک حقیقت کا اظہار کر رہی ہے۔ کہ انہوں نے جو راہ بھی اختیار کی مسلمانوں کو نقصان پہونچانے اور بنے کام کو بگاڑنے کی اختیار کی۔ اور ہمیشہ اس کوشش میں رہے کہ اغیار کے آلۂ کار بن کر جمہور مسلمانوں کے مفادات کو تباہ کریں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کوئی ایک معاملہ بھی ایسا نہیں پیش کیا جا سکتا جس میں احرار نے خواہ مخواہ ٹانگ اڑائی ہو۔ اور اس میں کامیابی کا منہ دیکھا ہو۔ مسجد شہید لاہور کا ابھی تازہ واقعہ ہے۔ جب عام مسلمانوں نے اس کی واگزاری کے لئے جد وجہد شروع کی تو احرار نے کھلم کھلا سکھوں کی حمایت شروع کر دی۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ اس مسجد کی واگزاری کے لئے کوشش کرنا ہمالیہ سے بڑی غلطی کا مرتکب ہونا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کو انگریزوں کی حکومت آزاد کرانا آسان ہے۔ مگر مسجد شہید کو سول نافرمانی کے ذریعہ واگذار کرانا ناممکن۔ لیکن جب مسلمان بہت کچھ جانی اور مالی نقصان اٹھا چکے۔ اور سول نافرمانی کو ترک کرنے کے بعد قانونی چارہ جوئی میں مصروف ہوئے تو احرار نے عین اس وقت اس مسجد کے حصول کے نام سے سول نافرمانی کا آغاز کر دیا۔ جبکہ عدالتی فیصلہ کا اعلان ہونے والا تھا۔ اور آخر چند ہی دن کے بعد بے نیل مرام سول نافرمانی بند کر کے خاموش ہو گئے۔

اس سے قبل ریاست کشمیر کے مسلمانوں کے مفادات کو احرار نے جس بے دردی سے تباہ کیا۔ اور ان کی ترقی کو جس شوریدہ سری سے بہت پیچھے ڈال دیا۔ وہ بھی نہایت ہی شرمناک داستان ہے۔ احرار کی سول نافرمانی کی وجہ سے ایک طرف تو کئی خاندان تباہ ہو گئے۔ دوسری طرف ریاست نے مسلمانوں کے حقوق نظر انداز کر دیئے۔ البتہ خود احرار بڑے فائدہ میں رہے۔ ہزارہا روپیہ انہوں نے جمع کیا۔ اور بڑی بڑی جائدادیں بنالیں۔

آج کل آریوں نے دیگر تمام ہندو فرقوں کی تائید اور امداد سے مملکت آصفیہ کے خلاف جو شورش شروع کر رکھی ہے۔ وہ روز بروز افسوسناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور کوئی امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والا انسان آریوں کے اس طریق عمل کو جائز نہیں قرار دے سکتا۔ اپنے حقوق کے حصول کے لئے جائز اور قانون کے اندر رہ کر جد وجہد کرنا کوئی معیوب بات نہیں اور نہ اس پر کسی کے لئے بُرا منانے کی کوئی وجہ ہے۔ لیکن ایک حکومت کے نظام کو توڑنا اس کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا۔ اور ملک میں شورش اور بدامنی پیدا کرنا نہایت ہی قابل مذمت ہے۔ لیکن احرار کی احراریت انصاف پسندی۔ اور غیرت اسلامی ملاحظہ ہو۔ کہ وہ آریوں کی ہر ممکن طریق سے پیٹھ ٹھونک رہے۔ اور ان کی امداد کر رہے ہیں۔ کیوں محض اس لئے کہ جمہور مسلمان مملکت آصفیہ کے خلاف آریوں کی قانون شکن کارروائیوں کو نفرت اور ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور احرار کو توقع ہے۔ کہ اس موقعہ پر آریوں کی حمایت انہیں بہت کچھ فوائد پہونچا سکے گی۔

حال میں حیدر آباد کا ایک وفد جب پنجاب میں آیا۔ اور لدھیانہ میں صدر احرار سے اس نے ملاقات کی۔ تو اسے عجیب قسم کا تجربہ ہوا۔ یعنی قول و فعل میں حیرت انگیز فرق اس نے دیکھا جس کا ذکر وفد مذکور نے حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"ہم احرار کے صدر مولانا حبیب الرحمٰن اور ان کے قوت بازو مولانا تاج الدین سے ملے۔ مسائل حیدر آباد پر تفصیلی گفتگو کی۔ مولانا نے حیدر آباد کے متعلق تمام پراپیگنڈا کی مذمت کی۔ اور فرمایا کہ جمعہ کی نماز کے بعد میں شاہی مسجد میں ایک جلسہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور وعدہ کیا۔ کہ پنڈت جواہر لال سے بھی وہ تفصیلی گفتگو کریں گے۔ غرض حیدر آباد سے اپنی اور اپنی جماعت کی کامل دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ مگر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب مولانا کو کانفرنس کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر غیر ذمہ دار طور پر حیدر آباد کے متعلق کہتے سنا۔ لیکن ملاقات میں مولانا نے فرمایا اس کے باوجود میں اور میری جماعت حیدر آباد کے ہمدرد ہیں"

ذرا صدر احرار کی حالت پر غور فرمایئے وفد حیدر آباد سے جب ملتے ہیں۔ تو حیدر آباد کی کامل ہمدردی اور دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں لیکن ریاستوں کے خلاف منعقد ہونے والی کانفرنس میں حیدر آباد کے خلاف در افشانی فرماتے ہیں۔ اور اس کے بعد پھر یہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ وہ اور ان کی جماعت حیدر آباد کی ہمدرد ہے جہاں ان قلابازیوں کی وجہ بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے۔

وہاں یہ بھی اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جن لوگوں کے قول وفعل میں اس قدر تضاد پایا جائے۔ ان سے کسی خیر کی توقع کون کرسکتا ہے۔ اور ان کی کسی بات کو کس طرح قابل وقعت سمجھا جاسکتا ہے ؛

پھر احرار نے ۲۶-۲۷ فروری کو لاہور میں مولوی حبیب الرحمٰن کی زیر صدارت ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد کیا۔ جس میں اول تو ہندوستانی ریاستوں کا نام لے کر مگر ریاست حیدر آباد کو نشانہ بنا کر یہ مہملانہ قرارداد منظور کی۔ کہ "یہ اجلاس ہندوستانی ریاستوں کے تباہ حال اور مظلوم باشندوں کے تمام دکھوں کا علاج ان ریاستوں میں ذمہ وار حکومت کے قیام میں سمجھتا ہے۔ اور ہر ہندوستانی ریاست میں شخصی مستبدانہ نظام حکومت کی جگہ ذمہ وار حکومت کے نظام کو ہی ریاستی باشندوں کے مصائب کا علاج سمجھتا ہے۔" اور پھر ڈرتے ڈرتے یہ کہدیا کہ "یہ اجلاس ریاست حیدرآباد دکن کے خلاف آریہ سماجیوں کی فرقہ دارانہ تحریک پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔" (منشور ۲ مارچ) لیکن جب دیکھا۔ کہ آریوں نے اس پر بھی برا منایا ہے۔ تو جھٹ "ایک احرار لیڈر" مسٹر غلام نبی جانباز سے یہ اعلان کرادیا گیا کہ:۔

"کل کے اخبارات میں مجلس احرار کے زیر اہتمام جلسہ کی رپورٹ چھپی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حیدر آباد کے ہندوؤں نے اپنے حقوق کے واسطے جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھا ہے مجلس احرار اس کی مذمت کرتی ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ جلسہ مذکورہ میں حیدر آباد کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ بلکہ مقررین نے یونی نسٹ منسٹری کی مذمت کی تھی اس لئے ہمارے ہندو دوستوں کو کسی غلط فہمی میں نہ آنا چاہیئے۔ ہمیں ان کے مذہب کا احترام ہے۔" (نیشنل کانگرس ۳ مارچ)

اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مملکت آصفیہ کے خلاف آریوں کی ایجی ٹیشن سے احرار کو پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور ان کی دلی خواہش ہے کہ آریہ جس قدر بھی چاہیں مملکت مذکورہ کے خلاف شورش پیدا کریں۔ احرار کو آج تک یہ توفیق تو کبھی نہ ہوئی کہ آریہ حیدرآباد دکن میں اسلام کی جو کھلم کھلا توہین کرتے رہتے ہیں۔ اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں کی مذمت کریں۔ لیکن جب انہوں نے قانون شکنی کے ذریعہ حیدر آباد کے امن کو برباد کرنے کی کوشش شروع کی تو ان کی حمایت کیلئے کھڑے ہوگئے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۲۲۰	طالع بی بی صاحبہ	گورداسپور	۲۲۹	عبد الحق صاحب	گورداسپور
۲۲۱	خورشید علی صاحب	"	۲۳۰	محمد ابراہیم صاحب	"
۲۲۲	ابراہیم صاحب	"	۲۳۱	محمد اسمٰعیل صاحب	"
۲۲۳	عنائت بی بی صاحبہ	"	۲۳۲	اللہ رکھی صاحبہ	"
۲۲۴	ہدائت بی بی صاحبہ	"	۲۳۳	زینب بی بی صاحبہ	"
۲۲۵	خدیجہ بی بی صاحبہ	"	۲۳۴	فیض بتول صاحبہ	"
۲۲۶	محمد اقبال صاحب	"	۲۳۵	مجیدہ بیگم صاحبہ	"
۲۲۷	نبی بخش صاحب	"	۲۳۶	نواب بیگم صاحبہ	"
۲۲۸	فضل الدین صاحب	"	۲۳۷	عنائت اللہ صاحب	"

ٹمپرنس ہال امرتسر میں ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کا لیکچر

۲۶ فروری کو امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کے زیر اہتمام ٹمپرنس ہال بیرون دروازہ ہال میں ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوا۔ حاضرین سے ہال بھرا ہوا تھا۔ بابو مکند لال صاحب لیکچرار ٹمپرنس سوسائٹی نے جماعت احمدیہ کی ٹمپرنس کاز کے سلسلہ میں امداد کی تعریف کرتے ہوئے حاضرین سے ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کا تعارف کرایا سامعین ہندو مسلمان سکھ اور عیسائی صاحبان تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے امریکہ میں شراب کی بندش کے حالات بتاتے ہوئے مذاہب اور شراب نوشی کے موضوع پر عالمانہ تقریر فرمائی۔ احمدیت اور ترک منشیات پر بھی روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر صاحب کی فاضلانہ تقریر کو سامعین نے نہائت دلچسپی سے سنا۔

سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر

دو تبلیغی پوسٹر

سردار عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے (مہر سنگھ) نے حضرت ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی اجازت سے ایسے پوسٹر موٹے اور جلی حروف میں چھاپے ہیں۔ جن کا مطالعہ مسلم اور غیر مسلم کے لئے دلچسپی کا موجب ہوسکتا ہے۔ اور اگر انہیں گتوں پر چسپاں کر کے سفر و حضر میں ساتھ رکھا جائے۔ تو بہت لوگوں کو ان کے مطالعہ کا موقعہ مل سکتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ بعض احباب نے دہلی علی گڑھ اور پشاور تک کے سفر میں ان کو اپنے ساتھ رکھا۔ اور بہت لوگوں کو پڑھائے بعض نے پڑھ کر شکریہ ادا کیا۔ پوسٹر حسب ذیل ہیں۔

(۱) خدائی فیصلہ (مابین حضرت مسیح موعود علیہ السلام و مباہلہ کنندگان) (۲) خاتم النبیین

قیمت فی پوسٹر ایک پیسہ یک صد ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ سردار عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے (مہر سنگھ) قادیان

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ مارچ ۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کے علاوہ متلی اور ضعف کی شکائت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی صحت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج پونے دس بجے صبح کی ٹرین سے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب تشریف لائے۔ امید کی جاتی ہے کہ کل شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے جائیں گے۔ آپ کا قیام اپنے سیلون میں ہی ہے۔

درخواست ہائے دعا (۱) پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ لودہراں ضلع ملتان منشی محمد نواب خان صاحب کی صحت کے لئے (۲) بشیر احمد صاحب لائبریری قادیان اپنے ایک غیر احمدی دوست مسٹر حشمت اللہ صاحب لائبریری کی صحت کے لئے اور (۳) مستری جان محمد صاحب قادیان اپنے لڑکے بابو عظمت اللہ صاحب کراچی کی ملازمت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ؛

قبر مسیح علیہ السلام کا اعلان یورپ میں

روزنامہ "الفضل" سے یہ معلوم کر کے مجھے بے حد مسرت ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ تحریک بہت جلد کامیاب ہو گئی۔ جو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے قبر مسیح کے اعلان کی ایک لاکھ اشاعت کے متعلق کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا ہے۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے جو نمونہ پیش کیا ہے۔ اور جس جذبہ کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ قابل صد تحسین ہے:۔

اعلان قبر مسیح کی اہمیت

ہر احمدی اس امر سے بخوبی واقف ہے۔ کہ دجالی فتنہ ایک ایسا عظیم الشان فتنہ ہے۔ جس سے تمام انبیاء نے ڈرایا۔ اور اس فتنہ کا استیصال کرنا اسی مسیح کا کام ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا۔ جس کی بعثت تمام ان انبیاء کی دعاؤں کا نتیجہ تھی۔ جنہیں دجالی فتنہ کا علم دیا گیا۔ اور انہوں نے اس فتنہ کے ماحی اور دجال کے قاتل کے لئے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کی بیخ کنی کرنے کے لئے اس موعود نبی کو ایک ایسا کاری حربہ دیا جس کی ایک ضرب سے عیسائیت کی تمام عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں فوت ہوئے۔ بلکہ زندہ اتار لئے گئے تھے۔ پھر فلسطین سے پوشیدہ طور پر نکل آئے۔ اور دوسرے ممالک میں سے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے۔ وہاں طبعی وفات پائی۔ اور وہیں دفن کئے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس واقعہ کے ثابت ہونے سے عیسائی مذہب کو وہ صدمہ پہنچتا ہے۔ جو اس چھت کو پہنچ سکتا ہے۔ جس کا تمام بوجھ ایک شہتیر پر تھا۔ شہتیر ٹوٹا۔ اور چھت گر پڑی پس اس طرح اس واقعہ کے ثبوت سے عیسائی مذہب کا خاتمہ ہے۔ خدا جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔" (راز حقیقت)

پانچہزار اشتہاروں کی تقسیم

پانچہزار اشتہار جو چھپوایا گیا تھا۔ اس میں سے دو ہزار کے قریب ولسڈن کے مختلف مقامات پر تقسیم کیا گیا۔ سینٹ مارٹن چرچ۔ اور سینٹ پال چرچ میں جانے والوں کو یہ اشتہار دیا گیا۔ ان دونوں گرجوں کے سامنے چار پانچ سو کے قریب اشتہار تقسیم کرائے گئے زیادہ تر سید ممتاز احمد صاحب نے تقسیم کئے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ اشتہار پڑھتے ہی بعض کی حالت عجیب قسم کی ہو جاتی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ مسیح کی الوہیت کے قائلین کے لئے اس امر کا خیال بھی کہ وہ جسے خدا مان رہے ہیں۔ زمین میں مدفون ہے۔ حیرت انگیز ہے۔

برادرم عبدالعزیز صاحب اور مسٹر عبدالوہاب صاحب نے بھی مارٹن چرچ کے سامنے اشتہار تقسیم کئے۔ ان کے علاوہ مسٹر عبدالرحمان صاحب ہارڈی اور مسٹر مسعود احمد صاحب اور چوہدری اکبر علی صاحب نے بھی تقسیم کئے۔ لنڈن سے باہر قصبات میں اشتہارات تقسیم کرنے کے لئے۔ خاکسار اور چوہدری محمد نقی صاحب اور مولوی محمد صدیق صاحب اور شیخ احمد اللہ صاحب گئے۔ جن مقامات میں اشتہارات تقسیم کئے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

(1) Walton (2) Rattly
(3) Esher (3) Capham
(4) Marshlane (5) Gilford (6) Hersham

علاوہ ازیں ڈبلن۔ ایڈنبرا۔ روم۔ سویڈن میں بعض دوستوں کے ذریعے اشتہارات تقسیم کرائے گئے۔ نیز مندرجہ ذیل ممالک کے اخبارات کو بھجوائے۔ جنوبی افریقہ۔ روڈیشیا۔ سیلون۔ نیوزی لینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ ارجنٹائن۔ کیوبا۔ چلی۔ پیرو۔ پاناما۔ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ۔ ناروے بولیویا۔ میکسیکو۔ کولمبیا۔ رومانیہ۔ پولینڈ۔ رشیا۔ سپین۔ سویڈن۔ برازیل۔

لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر جیسا کہ تجویز ہے۔ ایک لاکھ کے قریب اشتہار تقسیم کیا گیا۔ تو شاید اس سے کچھ اثر پیدا ہو۔ اور بعض کے دلوں میں اس قبر کی تحقیق کے لئے توجہ پیدا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کوئی ایسا نشان ظاہر کر دے۔ جس سے پردہ بالکل اٹھ جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر عیسائیوں میں کوئی فرقہ دینی تحقیق کا جوش رکھتا ہے۔ تو ممکن ہے۔ کہ ان ثبوتوں پر اطلاع پانے سے وہ بہت جلد عیسائی مذہب کو الوداع کہیں۔ اور اگر اس تلاش کی آگ یورپ کے تمام دلوں میں بھڑک اٹھے۔ تو جو گروہ چالیس کروڑ انسان کا انیس سو برس میں طیار ہوا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ انیس ماہ کے اندر دست غیب سے ایک پلٹا کھا کر مسلمان ہو جائے" (راز حقیقت)

خاکسار۔ جلال الدین شمس

تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کیلئے مناسب ماحول کی ضرورت

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یہ فرما چکے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں مطابق قانون حصہ لیتے رہیں گے۔ اور ہر سال بلا ناغہ اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان متواتر قربانیوں کی ایسی شاندار تاریخی یادگار قائم فرمائے گا۔ کہ آنے والی نسلیں جہاں ان کے نام عزت سے لیں گی۔ وہاں ان کے لئے ہمیشہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں گی۔ ایسے احباب کرام کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرما چکے ہیں۔ کہ ان کی شاندار مالی قربانی کے پیش نظر ان کی ہمیشہ کے لئے یادگار قائم کرنے کے لئے ایک اہم لائبریری مرکز میں قائم کی جائے گی۔ جس کے ہال میں تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کی فوج کے پانچ ہزار سپاہیوں کے نام لکھ دیئے جائیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کی فوج کے پانچہزار سپاہی وہ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سال ۱۸۹۱ء کے کشف کو پورا کرنے والے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس میں شمولیت کا فخر رکھتے ہیں۔ ایسے خوش قسمت احباب کرام سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ سب سے پہلے ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ آپ کا تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی جلد سے جلد پورا ہو جائے تاکہ آپ لوگ السابقون الاولون کا ثواب حاصل کرنے والے ہوں۔ کیونکہ السابقون الاولون کا ثواب حاصل کرنے والے وہی ہیں۔ جو ابتدائے سال میں ہی اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر لیتے ہیں۔ پس تحریک جدید کی پنجم کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے احباب بالخصوص جنہوں نے اپنے گزشتہ سالوں کا وعدہ بھی اسی سال کیا ہے۔ اپنے وعدوں کو سال کے ابتدائی حصہ میں پورا کرنے کی...

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پر صریح افترا

پیغام صلح ۱۱ فروری کی اشاعت میں چودھری محمد اسمٰعیل صاحب کا جو مضمون بعنوان "ہمارے مسیحی" شائع ہوا ہے۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب کے کارہائے نمایاں بیان کرتے ہوئے ان کے ترجمہ قرآن کے ذکر میں لکھا ہے۔

"ہمارے قادیانی بھائیوں کے نزدیک یہ ترجمہ کوڑی کے کام کا نہیں کیوں اس واسطے کہ اس میں لکھا گیا ہے کہ مسیح ناصری کا باپ تھا۔ جب کسی سے سنو گے۔ یہی سنو گے۔ کہ یہ ترجمہ کس کام کا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے برخلاف لکھا گیا ہے۔ کہ مسیح بلا باپ پیدا نہیں ہوا۔ مسیح ناصری کی پیدائش کا تعلق کسی اسلامی عقیدہ سے نہیں۔ مولانا نے اپنی تحقیقات بہ تصدیق حضرت مولانا نورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ درج کر دی"۔

مگر اس ایچا پیچی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا سیاہ داغ مولوی محمد علی صاحب کی پیشانی سے دھلنے کا نہیں۔ فقط ولادت مسیح کا ہی عقیدہ نہیں۔ بلکہ اور بھی بہت سے عقائد حکم و عدل کی مخالفت اور تردید میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر میں انتہائی جسارت اور بے باکانہ انداز میں تحریر کئے ہیں۔ اور معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ایک عقیدہ کو رد کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایسی صورت میں ہر ایک احمدی حق بجانب ہے کہ وہ بآواز بلند کہے کہ کیا تم حکم عدل کے پاک عقائد کو چھوڑ کر مردہ تفسیر پیش کرو گے جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب کو یہی جواب مل چکا ہے۔ کہ کیا تم مجھے چھوڑ کر مردہ اسلام پیش کرو گے۔ جو احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر حال میں آپ کو حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازعہ کا فیصلہ آپ سے چاہتا ہے۔ نہ کہ آپ کے صریح فیصلے کے خلاف زبان کھولتا ہے۔ پس کسی احمدی سے یہ توقع رکھنی فضول ہے کہ وہ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کو ان کا کارنامہ تسلیم کرے۔ ہاں پیغام صلح کی پالیسی کیساتھ تعلق رکھنے والے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد پورا کرنے کے بجائے ان کی پر زور مخالفت میں سرگرمی اختیار کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اگر ان کا کارنامہ تصور کریں۔ تو انہیں کون روک سکتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان بھی سن لیں۔ حضور فرماتے ہیں "جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو وہ مجھ سے نہیں۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو خدا سے مجھے ملی ہیں۔ عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں"۔

(اربعین ۳ حاشیہ ۳۴)

پس ولادت مسیح کے متعلق حکم ربانی کے فیصلہ سے بے دقعتی کا کوئی عذر قابل پذیرائی نہیں۔ بلکہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔

اب آگے چلئے فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تصدیق سے ولادت مسیح کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تحقیقات درج کی۔ اُف کتنی غلط بیانی اور نورالدین اعظم پر کیسا خطرناک حملہ ہے۔ یہ الفاظ پڑھ کر ہر ایک احمدی حسرت اور استعجاب میں ڈوب جاتا ہے۔ کہ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ نورالدین صدیق رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار اور مجسمۂ اطاعت تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح خلاف ولادت مسیح بلا باپ کی تصدیق کرے۔ خدارا غور کرو۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس عقیدہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہاں تک فرمائیں۔ کہ "ہمارا ایمان اور اعتقاد ہے۔ کہ حضرت مسیح بے باپ تھے۔ نیچری جو یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ان کا باپ تھا بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔ ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ جو خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

ہاں جس عقیدہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمانیات سے قرار دیں۔ اور مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰ میں "نبذۃ من عقائدنا" کے عنوان کے ماتحت صاف لکھیں کہ ہمارے عقائد میں یہ عقیدہ بھی شامل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اور پھر بارہا اس مسئلہ کی صداقت قرآنی آیات سے ثابت کریں۔ ایسے صریح اور حتمی فیصلہ کا نورالدین صدیق انکار کرے؟

پھر خدارا غور کرو کہ اس بیان میں کہاں تک صداقت پنہاں ہے۔ کہ حضرت نورالدین صدیق اور مولوی محمد علی صاحب ولادت مسیح کے عقیدہ میں متفق تھے۔ جبکہ اس زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب خود تسلیم کرتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالےٰ کی قدرت سے بے باپ پیدا ہوئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"مسیح کی پیدائش ایک اعجازی رنگ میں ظاہر ہوئی تھی۔ جس میں باپ کا دخل نہ ہوا۔ اور اس لئے اس کو کلمہ کہا گیا۔ کیونکہ وہ معمولی طرز پر باپ کے نطفہ سے ماں کے شکم میں نہ آیا۔ اور وہ اس معمولی طریق سے حاملہ نہ ہوئی۔ بلکہ خدا کے کلمہ کن سے حاملہ ہوئی۔ اس لئے اسے کلمہ کہا گیا"۔

(ریویو جلد ۷ نمبر ۱ صفحہ ۱۴)

اللہ اللہ! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عین حیات میں مولوی محمد علی صاحب کے وہی عقائد ہیں جو حکم عدل کے تھے۔ لیکن پھر وہ اڑیوں کے بل پھر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بے شک حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ابتداء میں یہ عقیدہ تھا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت باپ کے ذریعہ ہوئی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات اور روشن اور واضح فیصلہ کو دیکھ کر آپ نے یہ عقیدہ ترک کر دیا۔ اب غیر مبایعین کا نورالدین صدیق پر یہ حملہ ہے۔ کہ آپ ولادت مسیح بن باپ کے قائل نہ تھے۔ یہ افتراء اور بہتان ہے۔ اور یہ الزام اور بھی سنگین ہو جاتا ہے۔ جبکہ نورالدین صدیق رضؓ کے اس اعلان کو پیش نظر رکھا جائے۔ کہ میں نے اپنا سابقہ عقیدہ دربارہ ولادت مسیح ترک کر دیا۔۔۔۔۔ چنانچہ بطور اتمام حجت میں حضور کا فرمان درج ذیل کرتا ہوں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:

"میں خود مدت تک بایں کہ اسلام میرا ایمان اور میری جان ہے۔ اس بات (یعنے ولادت مسیح بلا باپ) کو مانتا رہا۔ گو اب اس بات کا قائل نہیں رہا۔۔۔۔ قرآن کریم میں ہم پاتے ہیں کہ حضرت زکریا بالکل بوڑھے تھے۔ اور ان کی بیوی بانجھ تھی۔ گویا ان کی پیدائش عام نظارہ ہائے قدرت سے الگ تھی۔ اور ان کے بعد حضرت مسیح کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ گویا ترقی ان مظاہرات میں بتائی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جس طرح اور جس کی جزو میں چاہتا ہے بناتا ہے"۔ نورالدین صفحہ ۱۸۲

کاش غیر مبایعین غور کریں۔ اور اس قسم کی دیدہ دلیری افترا پردازی اور جسارت سے باز آئیں۔ اور ہر ایک مسئلہ پر حکم و عدل کی دلائل و براہین کی تیغ براں کے آگے اپنے اجتہادات کے کند ہتھیار ڈال دیں۔ خود مولوی محمد علی صاحب لکھ چکے ہیں "مسیح موعود کی تحریروں کا انکار مسیح موعود کا انکار ہے"۔

(النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۳۲)

خاکسار: محمد شریف مسجد احمدیہ لائلپور

جمالپوری "دار السلام" کا عبرت ناک انجام

کچھ عرصہ ہوا سیالکوٹ کے نزدیک جمالپور میں ایک ادارہ قائم ہوا۔ اور اس کو "دار السلام" کے ولولہ انگیز لقب سے ملقب کیا گیا۔ اس کے موسس نے جو مشہور انشاپرداز اور کہنہ مشق اخبار نویس ہیں۔ اپنے تعارفی مقالہ میں اعلان کیا کہ وہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کمربستہ ہوئے ہیں۔ اور ان کے ارادے کا مقصد وحید تزکیہ نفوس اور تشحیذ الاذہان ہے۔ اسی ضمن میں درس و تدریس کے سلسلے کے اجراء کا بھی اعلان کیا۔ اور تمام تشنہ کامان اسلام کو صدائے عام دی کہ وہ ان کے چشمہ علم سے اپنی پیاس کا مداوا کریں۔ ان کے خطبات جو ان کے ماہواری رسالہ "ترجمان القرآن" میں شائع ہوتے تھے۔ اپنے اندر واعظانہ اور مجتہدانہ رنگ لئے ہوتے تھے۔ ان کے مقاصد بے شک بلند بلکہ [illegible] تھے۔ اور ان کے شوق و ذوق [illegible] نہیں۔ لیکن دیکھنا یہ [illegible] احیاء اور مسلمانوں کی عالمگیر بیداری کا عظیم الشان کام محض ایک اخبار نویس کر سکتا ہے۔ کیا تجدید دین کے لئے کسی مامور کی ضرورت نہیں مسلمانوں میں ایسے افراد بھی پیدا ہوئے جو مفکر اور فلاسفر کہلائے۔ ایسے شعراء اور ادباء بھی ہوئے جنہوں نے جمہور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بے حد خامہ فرسائی کی۔ اور ضخیم کتب اور دیوان لکھے۔ لیکن نکبت و ادبار میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ تشتت و افتراق بدستور بڑھتا رہا۔ اغیار کی زبان طعن کی درازی میں سر مو فرق نہ آیا۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اسلام کا سواد اعظم ہر لحظہ کسی رہنما اور امام کے لئے دیدہ براہ تھا۔ اور ہے۔ مسلمان ہر وقت "سروش غیب" کے لئے گوش بر آواز ہیں۔ مگر باوجود اس کے جو بھی زمینی آواز اٹھتی ہے۔ صدا بصحرا ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور آواز اٹھانے والے خود بھی اسی بے ہمتی اور بے عملی کا شکار ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔ جو اس وقت عام مسلمانوں کا طغرائے امتیاز ہے۔

جب یہ ادارہ جمالپور میں قائم ہوا۔ اور بڑے بڑے دعوے کئے گئے۔ تو اسی وقت جماعت احمدیہ کے آرگن "الفضل" نے اس کی ناکامی و نامرادی کا اعلان کر دیا تھا۔ موسس ادارہ نے اپنی صلائے عام سے اہل قادیان کو مستثنےٰ کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ یہ بتلائی تھی۔ کہ احمدیوں کا عقیدہ ختم نبوت ایک دیوار چین ہے۔ جو پھلانگی نہیں جا سکتی۔ ان کے الفاظ سے صاف مترشح ہوتا تھا۔ کہ وہ احمدیوں کے ذکر سے بھی پرہیز کرتے ہیں حالانکہ اگر ان کے نزدیک احمدی گمراہ تھے۔ اور وہ خود تجدید دین کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ تو کسی گمراہ کے استثنےٰ کے کیا معنے۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔ کہ وہ احمدیت کے مقابلے سے اپنے آپ کو عاجز سمجھتے تھے۔ حالانکہ ان کے نزدیک اسلام کے لئے احمدیت ہی بڑا خطرہ تھا۔ جو ادارہ ابتدائے آفرینش سے ایک خطرہ عظیم کو نہ صرف نظر انداز کر دے بلکہ اس کے مقابلے سے صاف انکار کر دے اس کا اعتراف عجز ظاہر ہے۔ قادیان خدا کے فضل سے دار السلام ہے۔ اور آج سے نہیں بلکہ پچاس سال سے۔ یہ کسی فرد واحد یا جماعت کے عطایا و بخشش کا منت کش نہیں۔ اس کے وابستگان خود اس ادارے کے مرہون منت ہیں۔ اور اپنے جذبات تشکر و امتنان کے اظہار کے لئے اور تحدیث نعمت کی غرض سے اپنے مال و منال کو بصد شوق پیش کرتے ہیں۔ اور اسی میں اپنی فلاح دارین سمجھتے ہیں۔ کسی کی عداوت یا مخالفت اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی۔ یہ وہ خطہ زمین ہے جو اشرقت بنور ربها کا مصداق ہے۔ جہاں خدا تعالےٰ کا ایک مامور اور مرسل مبعوث ہوا۔ اور اس نے بتائید ایزدی اشاعت و حفاظت اسلام کا بیڑا اٹھایا۔ اور اصلاح خلق کے لئے ایک مرکز قائم کیا۔ تاریخ عالم اس بات کی شاہد ہے۔ کہ یہ کام ہمیشہ مامورین ہی کے ذریعے ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی مقناطیسی کشش سے اپنے اردگرد ایسے سرفروشوں کا گروہ پیدا کر لیتے ہیں جو ایثار و قربانی کا وہ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے دنیا چکاچوند ہو جاتی ہے آسمانی بشارتیں ہر دم ان کی شامل حال ہوتی ہیں۔ جب مخالفت شدید ہو جاتی ہے۔ دنیا کی تمام طاقتیں ان کے نیست و نابود کرنے پر تلی ہوتی ہیں۔ اس وقت بھی ان کے پائے ثبات میں تزلزل نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک تجدید دین کی بنیاد الہام اور خدائی وعدوں پر نہ ہو۔ کامیابی محال ہے۔ جمالپور کے دار السلام کا المناک انجام اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے۔ جمالپوری دار السلام کے موسس نے اپنے جنوری کے پرچے میں اپنی ناکامی کے بواعث یہ بیان کئے ہیں۔ کہ بعض لوگوں نے باوجود بلند بانگ وعدۂ امداد کے سرد مہری کا مظاہرہ کیا حتیٰ کہ دیئے ہوئے عطایا واپس لے لئے مگر اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ جو لوگ اپنے بلند بانگ دعاوی کی کامیابی کا انحصار انسانوں پر رکھتے ہیں۔ ان سے ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ روحانی اصلاح کا کام خدا کی فرستادہ جماعت ہی کر سکتی ہے۔ اور یہ جماعت اسی وقت معرض وجود میں آتی ہے جب خدا کی طرف سے مرد کامل مبعوث ہو۔ دنیا کی تاریخ گواہ ہے۔ کہ فدائی جماعتیں خود بخود بطن گیتی سے پیدا نہیں ہوتیں انکا وجود کسی غیر معمولی ہستی کا پرتو ہوتا ہے۔ ان کا جوش کردار اور جذبہ ایثار ید بیضاء اور دم عیسیٰ کا پیدا کیا ہوا ہوتا ہے۔ اور تو اور مادی تحریکات بھی پروان نہیں چڑھتیں۔ جب تک ان کی قیادت کسی موثر شخصیت کے ہاتھ میں نہ ہو۔ روحانی نظام میں نہ صرف ایک لیڈر کی ضرورت بلکہ ایسے لیڈر کی ضرورت ہے۔ جو اپنی خواہش سے نہیں بلکہ خدا کے حکم کے ماتحت کھڑا ہو۔ جمالپور میں ناکامی اور بعض مربیان کی بے رخی ایک سلیم الطبع انسان کو یہ بتانے کے لئے کافی ہے۔ کہ اسلام خدا کا بھیجا ہوا دین ہے۔ اور وہی اس کی کامرانی کا کفیل ہے اور جب اس نے اس کے تحفظ کا انتظام کر دیا ہے۔ اور اسی طور پر کر دیا ہے جس کا اس نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے۔ پھر کسی اور ادارے کی تاسیس نہ صرف فعل عبث ہے بلکہ منشاء الہیٰ کی مخالفت ہے۔ اور اس کی نعماء کی ناشکری۔ اور اس کی سزا ناگزیر ہے۔ کہ ایسے لوگ بے نیل مرام رہیں۔ یعنی وہ اپنا مستقل وجود پیدا نہ کر سکیں کتب و صحف کی نشر و اشاعت لاریب ایک رنگ میں خدمت ہے۔ مگر دار السلام کے قیام و بقا کا سوال محض اس بات سے وابستہ نہیں۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

تریپوری کانگرس میں گاندھی جی کے خلاف قرارداد کا نوٹس

تریپوری کانگرس کا اجلاس ۱۱-۱۲-۱۳ مارچ کو منعقد ہو رہا ہے۔ اور اس میں پیش ہونے کے لئے طرح طرح کے ریزولیوشن اور قراردادیں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سکرٹری کو موصول ہو رہی ہیں۔ مسٹر بوس کی صدارت نے کانگرسی معاملات میں جو گڑبڑ اور انتشار پیدا کر رکھا ہے۔ وہ بعض عجیب و غریب قراردادوں کا باعث ہو رہا ہے۔ چنانچہ پنجاب کے مشہور کانگرسی لیڈر لالہ کیدار ناتھ سہگل ممبر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی طرف سے حسب ذیل قرارداد کا نوٹس بھیجا گیا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا یہ اجلاس مہاتما گاندھی۔ سردار پٹیل اور سیٹھ جمنا لال بجاج کے اس رویہ کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ کہ انہوں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی منظوری کے بغیر راجکوٹ و جے پور وغیرہ ریاستوں میں سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی۔ اور اس طرح ہری پورہ کانگرس سشن میں ریاستی معاملات میں عدم مداخلت کا جو ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا تھا۔ اس کی خلاف ورزی کی۔ اور خلاف ضابطہ کارروائی کے مرتکب ہوتے۔ اس لئے یہ اجلاس سفارش کرتا ہے۔ کہ ان تینوں کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

مسٹر ایم۔ این۔ رائے کے ریزولیوشن

ہندوستان کے مشہور کمیونسٹ لیڈر مسٹر ایم۔ این۔ رائے نے بھی بعض قراردادوں کے نوٹس دیتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ کانگرس کے اندرونی نظام میں جمہوری عنصر کو بڑھانے کی غرض سے یہ ضروری ہے کہ پارلیمنٹری سب کمیٹی کو توڑ دیا جائے اور صوبجاتی کانگرسی وزارتوں کی رہنمائی متعلقہ صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کے سپرد کر دی جائے۔ اسی طرح کانگرس لوکل باڈیز کی رہنمائی لوکل کانگرس کمیٹیاں کریں۔

دوسرا ریزولیوشن ان کی طرف سے یہ پیش کیا گیا ہے کہ کانگرسی حکومتوں کو حکم دیا جائے۔ کہ وہ لگان میں پچاس فیصدی تخفیف۔ تمام ایسے دیہاتی قرضوں کی تنسیخ جن میں اصل سے دوگنا رقم ادا ہو چکی ہو۔ صنعتی مزدوروں کے لئے روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کا وقت اور معاوضہ کا تعین۔ بیکاروں کی امداد اور ہندوستانیوں کی جائز آزادی کو سلب کرنے والے تمام قوانین کی تنسیخ کے متعلق فوراً قوانین پاس کر دیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی قانون پاس کرنے میں وہ دقت یا رکاوٹ محسوس کریں۔ تو فوراً مستعفی ہو جائیں۔ اور مستقل وزارتوں کا قیام ناممکن بنا دیں۔ مسٹر رائے کی رائے ہے۔ کہ جس مقصد کے پیش نظر کانگرسی وزارتیں قائم ہوئی تھیں۔ وہ پورا نہیں ہو رہا۔ اور حکومت کے شوق میں انہوں نے انڈیا ایکٹ کی مخالفت کو بالکل بھلا دیا ہے۔ اس لئے کانگرس کا غیر معین عرصہ تک عہدوں پر قائم رہنا مفید نہیں ہو سکتا۔

ایک اور ریزولیوشن انہوں نے اس مضمون کا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ اب چونکہ ریاستی لوگوں میں بھی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے ریاستوں میں عدم مداخلت کی پالیسی کو ترک کر کے سارے ملک میں جنگ آزادی شروع کی جائے۔

صدر کانگرس کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد

تریپوری سشن کی استقبالیہ کمیٹی کے ایک نائب صدر نے مسٹر سوبھاش چندر بوس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ لیکن اس پر ایک اور اعتراض پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ مجلس استقبالیہ کی حیثیت دراصل میزبان کی ہے اس لئے اس کے کسی ذمہ دار عہدیدار کی طرف سے کسی مہمان کے خلاف ایسی تحریک پیش کرنا آئین مہمان داری کے سراسر خلاف ہے۔ دیگر ممبران مجلس استقبالیہ بعد اس تحریک پر ناراض ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ یا تو محرک اس تحریک کو واپس لے لے۔ اور یا پھر اپنے موجودہ عہدہ سے مستعفی ہو جائے اور پھر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا ممبر ہونے کی حیثیت سے جو قرارداد چاہیں پیش کریں۔ اس کے علاوہ مرکزی اسمبلی کے تین ممبروں نے جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے بھی ممبر ہیں۔ مسٹر بوس کو لکھا ہے کہ یا تو آپ ان الزامات کو واپس لے لیں جو آپ نے مستعفی شدہ ورکنگ کمیٹی پر عائد کئے تھے۔ ورنہ آپ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی جائے گی۔

بہرحال یہ مختلف الانواع ریزولیوشن اس بات کا پتہ دے رہے ہیں۔ کہ کانگرس کے اندرونی نظام میں بہت فساد پیدا ہو چکا ہے۔ اور ایک دوسرے سے پرخاش بہت بڑھ چکی ہے۔ حتیٰ کہ گاندھی جی کے خلاف بھی ایک معقول طبقہ موجود ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک اہم مضمون

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے مستعفی شدہ دس ممبروں کے ساتھ پنڈت جواہر لال نہرو نے استعفیٰ نہیں دیا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ الگ ہو گئے تھے۔ مسٹر بوس نے ان کو لکھا تھا۔ کہ کیا آپ بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔ پنڈت جی نے ان کو مطلع کیا ہے۔ کہ میں نے استعفیٰ تو نہیں دیا۔ کیونکہ جب ورکنگ کمیٹی کی اکثریت کے مستعفی ہو جانے سے اس کا خاتمہ ہو گیا۔ تو میرے استعفیٰ کے کوئی معنے ہی نہیں۔ اسی ضمن میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنے کے لئے پنڈت جی نے لکھنؤ کے اخبار نیشنل ہیرلڈ میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے مسٹر بوس اور مستعفی ممبران دونو سے اختلاف کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر بوس سے ان کو یہ اختلاف ہے کہ ان کی طرف سے اپنے رفقاء پر سنگین الزامات لگائے گئے۔ جو بالکل بے بنیاد ہیں۔ پنڈت جی نے ان کو مشورہ دیا۔ کہ ان الزامات کو واپس لے لیں۔ مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے اور پھر انہوں نے ایک عجیب حرکت یہ کی۔ کہ ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس واردہا میں ہو رہا تھا۔ اس میں چونکہ اپنی علالت کی وجہ سے وہ شریک نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے بطور صدر ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے التوا کا حکم دیدیا۔ جس کے یہ معنے تھے۔ کہ روزمرہ کا کام بھی رک گیا۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ اگر کسی خاص موضوع پر بحث وہ اپنی موجودگی میں پسند کرتے تھے۔ تو اس موضوع کے التوا کا حکم دیدیتے نہ کہ اجلاس کے التوا کا۔ اور اس طرح اجلاس کو ملتوی کر کے انہوں نے ایک ایسی الجھن پیدا کر دی۔ جس سے کام چلانے میں دقتیں پیدا ہو گئیں۔ اور یہ باتیں ہیں۔ جنہوں نے ان کے واسطے مسٹر بوس سے مل کر کام کرنا ناممکن کر دیا ہے۔ ورنہ ان کی علیحدگی اس وجہ سے نہیں کہ انہیں بھی دوسرے بارہ ممبروں کے خیالات سے اتفاق ہے۔ ورکنگ کمیٹی کے متعلق ان کا خیال ہے۔ کہ اس کی ہیئت ترکیبی کا طریق ہی بالکل غلط ہے۔ یہ کوئی دستور نہیں۔ کہ گذشتہ سال کی ورکنگ کمیٹی نئے سال کا پروگرام مرتب کرے۔ اور اس وجہ سے ان کا خیال ہے۔ کہ صدر کو منتخب ہوتے ہی اپنے لئے نئی ورکنگ کمیٹی نامزد کر لینی چاہیئے۔ تاکہ نئے اجلاس میں جو بات پیش ہو۔ وہ اس نئی کمیٹی کی ذمہ داری پر ہو۔ اور اگر ورکنگ کمیٹی مرتب کرنے کے طریق میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ اور وہ اسی طرح مرتب ہوتی رہی۔ جس طرح گذشتہ تین سال سے ہو رہی ہے۔ تو وہ اس کا ممبر بننا بھی منظور نہ کریں گے۔ مستعفی ہونے والے ممبروں نے مسٹر بوس کے نام اپنے مکتوب میں لکھا تھا۔ کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کا متحد الخیال ہونا ضروری ہے۔ اس کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو نے سخت رنج کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کے معنے گویا یہ ہیں کہ آئندہ سوشلسٹوں کے لئے کانگرس میں کوئی جگہ نہیں۔ اور اگر واقعی کانگرسی لیڈروں کا یہی خیال ہے تو میرا ان کے ساتھ نباہ ناممکن ہے

وصیتیں

نمبر ۵۳۳۵:۔ منکہ خدیجہ بیگم زوجہ ملک محمد مظفر عباسی قوم آوان عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۱۹ء ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ زمین ایک قطعہ محلہ دارالبرکات قادیان۔ ایک کنال مالیتی ۲۲۵ روپیہ مشین سنگر سلائی والی ۴۰ روپیہ۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی ۳۰ روپیہ۔ کل میزان ۲۹۵ روپے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی روپیہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ تو اس قدر روپیہ منہا کر دیا جائے گا۔

الامتہ۔ خدیجہ بیگم۔ گواہ شد عبداللہ عرضی نویس مالاکنڈ ایجنسی۔ گواہ شد محمد مظفر عباسی خاوند موصیہ سٹور کیپر ایم۔ ای۔ ایس قلعہ درگئی مالاکنڈ ایجنسی

نمبر ۵۳۳۴:۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ مولوی محمد احمد صاحب قوم جویا عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف زیورات ۲۶۰ روپے۔ اور تین سو روپیہ بابت بقیہ حصہ حق مہر جو میرے خاوند مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل کارکن تحریک جدید قادیان کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں اپنی موجودہ جائیداد یعنی زیورات مالیتی ۲۶۰ روپے کی قیمت کا نواں حصہ مبلغ ۲۹ روپے اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اور حق مہر کی بقیہ رقم ۳۰۰ روپیہ کی وصولی پر۔ یا اس کا جس قدر حصہ مجھے وصول ہو اس کی وصولی پر اس کا نواں حصہ بحق وصیت بطور حصہ جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرا دوں گی۔ وباللہ التوفیق۔ اور میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ہاں جس قدر رقم یا مالیت میں خود اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ وہ رقم اور مالیت میرے ترکے ۱/۹ حصہ میں سے منہا ہوگی۔ الامتہ:۔ غلام فاطمہ۔ گواہ شد محمد عبدالکریم گواہ شد۔ محمد احمد خاوند موصیہ۔

نمبر ۵۳۳۸:۔ منکہ اللہ دتہ ولد میاں کرم الٰہی قوم گنائی پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۴ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن جھیورانوالی ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) ایک مکان رہائشی پختہ موضع جھیورانوالی۔ ضلع گجرات۔ جس کی موجودہ قیمت /-۴۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں (۲) میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۲۲۶ روپے ماہوار ہے میں اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تادم زیست اس آمد یا اس کے علاوہ کوئی اور آمد ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت اگر میرا کوئی ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ اللہ دتہ گنائی۔ پوسٹ بکس ۹ کلنڈنی ماریہ کینیا برٹش ایسٹ افریقہ۔ گواہ شد۔ مرزا عبدالغنی سکرٹری ممباسہ۔ گواہ شد۔ مختار احمد ایاز ممباسہ۔ گواہ شد۔ محمد عالم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ممباسہ مشرقی افریقہ۔

نمبر ۵۳۳۳:۔ منکہ قمر النساء بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد عطاء اللہ صاحب قوم انیفر عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ اور میرا زیور طلائی مبلغ گیارہ صد روپیہ کا ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کی ۱/۹ یعنی نویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو وہ رقم میری مندرجہ بالا جائیداد کی وصیت میں سے منہا کی جائے۔

الامتہ۔ قمر النساء بیگم زوجہ کیپٹن محمد عطاء اللہ۔ گواہ شد۔ اکبر علی والد کیپٹن محمد عطاء اللہ۔ گواہ شد محمد عطاء اللہ خاوند موصیہ۔

نمبر ۵۲۸۲:۔ منکہ مبارکہ بیگم زوجہ رشید احمد بی اے قوم ارائیں عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سنور ریاست پٹیالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں جائیداد حسب ذیل ہے۔ چمپا کل وزنی ۴ تولہ۔ چوڑیاں طلائی چھ عدد وزنی پونے چار تولہ۔ انگوٹھی طلائی۔ کانٹے طلائی۔ کلپ طلائی وزنی پونے دو تولہ۔ سوئی طلائی گیارہ ماشہ۔ کل قیمت طلائی زیورات کی موجودہ نرخ کے حساب سے ۳۶۵ روپے ہے۔ اس کے علاوہ نقرئی زیورات ۳۵ روپے کل زیور کی قیمت چار سو روپیہ ہے۔ میرا مہر پانچ سو روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ پس میری کل جائیداد نو سو روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی کہ اپنی زندگی میں یہ نوے روپے باقساط یا یکمشت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ اور رسید حاصل کروں۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں نوے روپے میں سے کچھ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل نہ کر سکی۔ تو میری جائیداد میں سے میرے ورثاء ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

الامتہ۔ مبارکہ بیگم زوجہ رشید احمد بی۔ اے۔ گواہ شد۔ محمد تقی احمدی ریٹائرڈ مدرس سنور۔ گواہ شد رحمۃ اللہ بقلم خود والد موصیہ۔

نمبر ۵۲۴۸:۔ منکہ امۃ اللہ مبارکہ بیگم۔ زوجہ چوہدری فضل احمد۔ قوم راجپوت عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ صرف میرا حق مہر /-۵۰۰ روپے ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ الامتہ۔ امۃ اللہ مبارکہ بیگم بقلم خود گواہ شد۔ چوہدری فضل احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ عبدالرحمٰن شاکر محرر ریویو انگریزی قادیان برادر موصیہ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

امرتسر ۲ مارچ تعزیہ کے جلوس کے سلسلہ میں ہندو مسلم فساد پیدا ہو گیا جس میں ایک شخص ہلاک اور ۱۶ مجروح ہوئے فساد کی ابتداء کے متعلق متضاد بیانات ہیں۔ آناً فاناً پولیس نے پہنچ کر مزید خونریزی کو روک دیا۔ گورہ فوج کا پہرہ شہر میں لگا دیا گیا ہے۔ اور کرفیو آرڈر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اسلحہ وغیرہ لے کر چلنے کی ممانعت ہے۔

قصور ۲ مارچ - آج جب شیعہ اصحاب ذوالجناح کا جلوس نکالنے لگے تو سنیوں نے مزاحمت کی۔ اور پانچ پانچ کے جتھوں میں گرفتار ہونے لگے۔ پولیس نے ۷۰ گرفتاریوں کے بعد یہ طریق بند کر دیا۔ اور جلوس کو آگے بڑھنے کی اجازت دی۔ مگر سنی رستہ روک کر بیٹھ گئے مجسٹریٹ نے مجمع کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے منتشر ہونے کا حکم دیا۔ اور انکار پر لاٹھی چارج ہوا جس سے ۴ زخمی ہوئے جلوس آگے بڑھا۔ تو ایک دیوار سے دو سنی نوجوان ذوالجناح پر کود پڑے جنہیں فوراً گرفتار کر لیا گیا۔

دہلی ۲ مارچ کل ایک طیارہ نے کراچی سے دہلی کا سفر ۳/۱ ۲ گھنٹہ میں طے کیا۔ رفتار ۱۹۵ میل فی گھنٹہ تھی۔ اور پرواز ۱۱ ہزار فٹ کی بلندی پر تھی۔

رنگون ۲ مارچ - فرقہ وارفسادات حال جاری ہے۔ اس وقت ۸ آدمی ہلاک اور ۱۸ زخمی ہو چکے ہیں۔ چار آدمی پولیس کی گولیوں سے ہلاک ہوئے۔ کئی مقامات کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ اور ایک مسلمان کا مکان تو جلا ہی دیا گیا۔ ہندو مسلم لیڈروں نے امن قائم رکھنے کے لئے اپیلیں شائع کی ہیں۔

لنڈن ۲ مارچ - یہودی ایجنسی کو امریکہ اور فلسطین کے یہودیوں کی طرف سے یہ پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ کہ مسئلہ فلسطین کے متعلق حکومت برطانیہ کی تجاویز قطعی ناقابل قبول ہیں اور یہودی دنیا ان کے خلاف ہے بلکہ فلسطین کانفرنس کے یہودی مندوبین کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس میں شرکت نہ کریں۔

دہلی یکم مارچ - پٹرول اور موٹر کے تیل پر محصول لگانے کے لئے صوبجاتی حکومتوں کے اختیارات کو اگرچہ فیڈرل کورٹ نے تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن حکومت ہند کو اس سے اتفاق نہیں۔ اور وہ اس کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرنا چاہتی ہے۔

حیدرآباد دکن (بذریعہ ڈاک) معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے سکندرآباد کا سول علاقہ حکومت نظام کے سپرد کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے واپسی ۱۲ اپریل کو ہو گی۔ اور شرائط وہی ہوں گی۔ جو حیدرآباد کے سول علاقہ کی سپردگی کے متعلق تھیں۔ میونسپل انتظام ایک ایسی کمیٹی کے سپرد ہوگا۔ جو حیدرآباد کارپوریشن کے ماتحت ہوگی۔

جودھپور ۲ مارچ - مہاراجہ صاحب نے ایک شاہی دعوت کے موقعہ پر اعلان کیا۔ کہ وہ فیڈریشن میں شامل ہونے میں قطعاً پس وپیش نہ کریں گے۔ اور کہ انہوں نے ریاست میں اصلاحات کے نفاذ کا فیصلہ کر لیا ہے۔

راجکوٹ ۲ مارچ - گاندھی جی نے ریاست کے ٹھاکر صاحب کو ایک طویل چٹھی لکھی ہے۔ جس کا جواب ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر طلب کیا ہے۔ اخباری نمائندہ سے آپ نے کہا۔ کہ کل صبح تک علم ہو جائے گا۔ کہ کیا صورت ہے۔ آپ نے اپنی چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ اگر ان کی تجاویز پر عمل نہ کیا گیا۔ تو وہ لمبا برت رکھیں گے۔

پیرس ۲ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ صدر جمہوریہ سپین کے صدارت سے مستعفی ہونے کے بعد سائینور باڑیو نے صدارت سنبھال لی ہے۔ اور تا حال فرینکو گورنمنٹ سے مقابلہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

روما ۲ مارچ - کارڈینل پیچلی نئے پوپ اعظم منتخب ہو گئے ہیں۔ آپ کی عمر اس وقت ۶۶ سال ہے۔ ۱۹۱۲ء میں آپ پوپ کے سکرٹری آف سٹیٹ تھے اور گریگوری یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے۔

لنڈن ۲ مارچ - آج سپرلینڈن کی مشہور سڑک پر نہر کے کنارے بم پھٹا۔ جس کی آواز دس دس میل تک سنی گئی۔ نہر کا کنارہ ٹوٹ گیا۔ اور پانی زور سے سڑک پر بہنے لگا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حادثہ بھی آئرش ریپبلکن آرمی کی کارستانی ہے۔

ٹوکیو ۲ مارچ - اوساکا کی فوجی بارکوں میں زبردست دھماکہ ہوا جس سے آگ لگ گئی۔ اور بہت سی بارکیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اور کئی لوگ ہلاک اور مجروح ہوئے۔ آگ پر ابھی تک قابو نہیں پایا گیا۔

بخارسٹ ۲ مارچ - پولیس نے ایک ایسی سازش کا انکشاف کیا ہے۔ جس کا مقصد رومانیہ کے وزیراعظم کو قتل کرنا تھا۔ بہت سے لوگ گرفتار کر لئے گئے گرفتار شدگان میں اکثر آئرن گارڈ پارٹی کے لیڈر ہیں۔

لدھیانہ ۲ مارچ - گال اور قلعہ رائے پور کے ریلوے سٹیشنوں کے درمیان کسی نے ریلوے لائن سے چار ریلیں اکھاڑ دی تھیں۔ اور پاس ہی ایک کانگرسی جھنڈا پڑا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ڈرائیور کی نظر پہلے نہ پڑ جاتی۔ تو ریلوے کا نہایت شدید حادثہ ہوتا۔

نیروبی یکم مارچ - آج کینیا بھر میں ہندوستانیوں نے مکمل طور پر ہڑتال کی۔ جو برٹش گورنمنٹ کے اس آرڈر ان کونسل کے خلاف بطور پروٹسٹ تھی۔ جو اس نے کینیا کی اونچی زمینوں کے متعلق پارلیمنٹ میں پیش کیا ہے۔ سارے ملک میں جلوس نکالے گئے۔ اہل جلوس نے سیاہ جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ اور معاندانہ نعرے لگا رہے تھے۔

تریپوری ۲ مارچ - مجلس استقبالیہ کے جس وائس پریذیڈنٹ مسٹر بوس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کا نوٹس دیا تھا استقبالیہ کمیٹی کے ایک سو ممبران نے اس کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ وہ مستعفی ہو جائے۔

راجکوٹ ۲ مارچ - ہندوستانی ریاستوں کے معاملہ میں وزیر ہند نے لوروپول میں جو تقریر کی ہے۔ اس کے متعلق گاندھی جی کی رائے معلوم کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن آپ نے اس پر تبصرہ سے انکار کر دیا۔

جوہانسبرگ ۲ مارچ - یہاں زمین کی ملکیت کے متعلق ہندوستانیوں کے لئے جو امتیازی قوانین بنے ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف ہندوستانیوں نے خاموش جنگ کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ۲۵ آدمیوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو اس کے لئے قوانین وضع کرے۔

دہلی ۲ مارچ - معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب حکومت کی تجویز ہے کہ زمیندار نوجوانوں میں سے دو لاکھ کی ایک یونیفارم ریزرو فورس تیار کی جائے جس کے ہر ایک سپاہی کو دس دس روپیہ ماہوار بطور الاؤنس دیئے جائیں۔ یہ لوگ ٹریننگ کے بعد اپنے گھروں پر ہی رہیں گے۔ اور حسب ضرورت حکومت انہیں طلب کرے گی۔ انہیں کانگرس اور سوشلزم کے مقابلہ کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ اور وہ موجودہ حکومت کا ایسا پروپیگنڈا کریں گے۔ کہ جس سے اسے دوام حاصل ہو جائے۔

کراچی ۲ مارچ - وزیراعظم اور ہندو لیڈروں کے مابین ادم منڈلی کے متعلق ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ہندوؤں نے اپنی عورتوں کو اجازت دیدی ہے۔ کہ ادم نگر میں جا کر پرارتھنا کیا کریں لیکن اس وقت کسی مرد کو اجازت نہ ہو گی۔ کہ ان کے قریب جائے۔ اگر دادا ایکراج نے اس صورت کو قبول کر لیا۔ تو لڑکیاں والدین اور متعلقین کو واپس کر دی جائیں گی جب تک اس سمجھوتہ کا نتیجہ ظاہر نہ ہو جائے۔ ہندوؤں نے ادم منڈلی کے خلاف ستیہ آگرہ ملتوی کر دیا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی